مثنوی کربِ جاں

کا تنقیدی مطالعہ

Scanned by CamScanner

© جملہ حقوق بحق مرتبہ محفوظ

MASNAVI
KARB-E-JAAN Ka Tanqidi Mutalaah

Compiled by
Seema Saghir

Year of Edition June 2017
ISBN 978-93-86624-64-2

₹ 300/- (Library Edition)
₹ 225/- (Student Edition)

نام کتاب	:	مثنوی کربِ جاں کا تنقیدی مطالعہ
مرتبہ	:	سیما صغیر
کمپوزنگ	:	راغب علی جمالی(rajideal1@gmail.com)
پہلی اشاعت	:	جون ۲۰۱۷ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	۳۰۰ روپے (لائبریری ایڈیشن)
		۲۲۵ روپے (طلبہ ایڈیشن)
مطبع	:	روشان پرنٹرس، دہلی۔۶

ملنے کے پتے

- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶
- ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ
- بک امپوریم، اردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ۔۴
- بشریٰ پبلیکیشن، لین A، حمزہ کالونی، علی گڑھ

Published by
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

مشمولات

پیش لفظ	سید محمد ہاشم	07
ابتدائیہ	سیما صغیر	11
ایک قصہ زندگی کا	شارب ردولوی	23
کچھ 'کربِ جاں' کے بارے میں	سید محمد عقیل رضوی	27
'کربِ جاں' اپنے عہد کی روداد	شمیم حنفی	28
عمر آشوب کی شاعری کی ایک نئی مثال	عتیق اللہ	30
کربِ جاں سے طربِ جاں تک: دورِ حاضر کا منظر نامہ	اختر الواسع	36
قصہ 'کربِ جاں' کا	خالد محمود	41
پھیل جاتا ہے اک قطرہ سمندر کی طرح	انیس الرحمٰن	56
مثنوی 'کربِ جاں'	سلام بن رزاق	58
مثنوی 'کربِ جاں': ایک تاثر	شافع قدوائی	62
غضنفر کی مثنوی 'کربِ جاں' (انسانی حافظے کی فتح کا اعلان)	سید محمد اشرف	64
ستم زندگی کی کہانی ہے یہ	انیس اشفاق	69
مثنوی 'کربِ جاں' غضنفر کا غیر معمولی تخلیقی کارنامہ	علی احمد فاطمی	73
مثنوی کربِ جاں: چٹان سے اچانک پھوٹتا ہوا ایک جھرنا	عالم خورشید	79
مثنوی 'کربِ جاں' ہمارے عہد کی اہم دستاویز	ظہیر انور	80
غضنفر کی مثنوی 'کربِ جاں' اور مثنوی کی شعریات	قدوس جاوید	87
مثنوی کربِ جاں: قدیم و جدید رنگ و آہنگ کی خوشبو	مصحف اقبال توصیفی	108
غضنفر کی مثنوی کربِ جاں سے کربِ جہاں تک	عین تابش	109
مثنوی کربِ جاں: دینی اور روحانی جہت	عبدالرحیم قدوائی	118

غضنفر کی 'کربِ جاں' کی معنوی ساخت	علی رفاد فتیحی	121
مثنوی 'کربِ جاں' پر ایک نظر	مختار شمیم	126
غضنفر کی مثنوی: 'مثنوی کربِ جاں'	یحییٰ نشیط	130
'مثنوی کربِ جاں': غضنفر کی انفرادیت کا مظہر	عارف حسن خاں	138
رقصِ صدا آگہی	عبدالمنان طرزی دربھنگوی	144
نشاطِ وجود سے کربِ جاں تک	قمرالہدیٰ فریدی	148
کربِ جاں: اقلیتی ڈسکورس کا تخلیقی رزمیہ	مولا بخش	152
مثنوی کربِ جاں: کرداری بیانیہ کا شہر آشوب	طارق سعید	159
انجیلِ محبت: کربِ جاں	ابوسفیان اصلاحی	168
'کربِ جاں' ایک ادبی شخصیت کی تکمیل	صفدر امام قادری	179
کائناتی تصورِ زیست کا آئینہ: مثنوی 'کربِ جاں'	مشتاق احمد	212
غضنفر کی مثنوی 'کربِ جاں'	جاوید نسیمی	215
غضنفر: ہمہ صفت فن کار	مرغوب علی	220
غضنفر: کربِ جاں اور مضطرب احساس	ثروت خان	224
مثنوی کربِ جاں: فکری اور فنی جہتیں	واحد نظیر	232
مثنوی 'کربِ جاں' عہد حاضر کے کرب کا بیانیہ	فیروز عالم	244
گلشنِ مثنوی کا خوش رنگ پھول 'کربِ جاں'	ماجد دیوبندی	260
مثنوی کربِ جاں: ایک تجزیاتی مطالعہ	ظفر انصاری ظفر	266
'مثنوی معنوی' کے فیض سے لبریز ہے مثنوی کربِ جاں	ولی اللہ قادری	276
مثنوی کربِ جاں	جسیم احمد	287
'کربِ جاں' صنفِ مثنوی کی تجدید	سلمان عبدالصمد	289
حال کا البم 'مثنوی کربِ جاں'	فاروق اعظم قاسمی	301
مثنوی 'کربِ جاں' کے خالق غضنفر سے ایک ملاقات	صفیر افراہیم	310

پیش لفظ

مثنوی ''کربِ جاں'' پر گفتگو سے قبل اس کے تخلیق کار کی دلآویز شخصیت کے ذہنی و فکری ارتقا پر نظر ڈالنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تفصیلی مواد آئندہ کسی موقع پر استعمال کے لیے [illegible] ک لیا گیا ہے۔

غضنفر علی غضنفر اور عہد حاضر کے صرف پروفیسر غضنفر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ [illegible] میں ایم۔اے کے طالب علم اور بحیثیت ریسرچ اسکالر ہمارے سینئر اور بزرگ تھے اور [illegible] بھی ہیں۔ اس زمانے میں ان کی اس وقت تک کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع [illegible] بے سادہ طبیعت اور قدرے شرمیلے، باتیں اچھی اور میٹھی، سوالات بظاہر بڑے [illegible] مزاج میں تلوّن، سیکھنے کا جذبہ مستحکم، شاعری بھی شروع کر دی تھی، آرٹس فیکلٹی میں [illegible] کے شعبۂ تاریخ کی دوسری منزل پر جانے والے زینے کے نیچے بنی انوار بھائی کی [illegible] میں خالی یا بورنگ گھنٹے میں بیٹھ کر چائے کے دوران اکثر اُس ''عمر عزیز'' کی [illegible]'' موشگافیاں ہوتی تھیں اور ہر طرح کی باتیں ہو جاتی تھیں۔ شعبے کی انجمن [illegible] علمی کی سکریٹری شپ کے زمانے میں، جہاں نرجس فاطمہ ''گلوں میں رنگ بھرے [illegible] چلے'' جیسی غزلوں کے حسین ترنم سے ''شعلہ سا لپک جائے ہے...'' کے مصداق [illegible] لاؤنج کی پوری مجلس کا دل جیت لیتی تھیں، وہیں دوسرے طلبا اور ریسرچ اسکالرز کے ساتھ ساتھ غضنفر صاحب بھی بڑی سادگی سے اپنے شرمیلے انداز میں اپنی تخلیقات پیش کرتے تھے۔ علی گڑھ ہر دور میں تخلیقی ہنرمندی کا گہوارہ رہا ہے۔ جس کی تفصیل طوالت ہے۔ ۸۰ کی دہائی میں سید محمد اشرف، طارق چھتاری، ابن کنول، صفیر افراہیم اور غضنفر وغیرہ کو بھی یہ امتیاز حاصل ہے۔ غضنفر نے زیر بحث مثنوی ''کربِ جاں'' میں ۸۵۰ اشعار پر مشتمل قیام علی گڑھ کی [illegible] خوبصورت انداز میں بیان ہے۔ جس میں مزید رنگ بھرنے کی گنجائش موجود ہے۔ غضنفر اپنے علمی معاملات میں ہمیشہ سنجیدہ رہے۔ انھوں نے پی ایچ۔ ڈی بھی بہت محنت سے

ڈاکٹر فیروز عالم*

مثنوی ''کربِ جاں'' : عہد حاضر کے کرب کا بیانیہ

قرۃ العین حیدر نے سید محمد اشرف کے افسانوی مجموعے ''ڈار سے بچھڑے'' کے بارے میں لکھا تھا کہ'' کارزار حیات میں گھمسان کا رن پڑا ہے۔ یہ ایک بڑے عی کرائسس کا ادب ہے اور مصنف نے دُکھوں کے ڈھیر پر بیٹھ کر دُکھ کی نگاہوں سے دُکھ کا تماشا کیا ہے۔ اس صدی کے اختتام پر ایک سفاک، بے حس، بے علم، جرائم پیشہ دنیا ظہور میں آچکی ہے۔ انسانوں کی کایا کلپ ہو رہی ہے۔'' قرۃ العین حیدر نے بیس بائیس برس پہلے جن خیالات کا اظہار کیا تھا، آج حالات اس سے بھی زیادہ ابتر اور برے ہیں۔ اور ان بے حد برے حالات میں عام انسان جس طرح گھٹ گھٹ کر مرنے اور مر مر کر جینے پر مجبور ہے اسی کرب و اضطراب کی عکاسی غضنفر کی مثنوی ''کربِ جاں'' میں کی گئی ہے۔ غضنفر کی دیگر تخلیقات کی طرح یہ مثنوی بھی عام روش سے الگ ہٹ کر ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے جس صنف ادب میں طبع آزمائی کی ہے اس میں اپنی انفرادیت قائم کی ہے۔ یہ انفرادیت موضوع، خیال، اسلوب وغیرہ ہر سطح پر نظر آتی ہے۔ ان کا پہلا ناول ''پانی'' ایک علامتی ناول تھا جسے داستان کے پیرائے میں بیان کیا گیا تھا۔ اس میں داستان اور ناول کے کردار و اسلوب کی غضنفر نے اس قدر حسین آمیزش کی تھی کہ جس نے بھی اس کا مطالعہ کیا اس کی داد دیے بغیر نہ رہ سکا۔ غضنفر کے افسانے بھی موضوع اور اسلوب کے اعتبار سے بالکل الگ ہیں اور ان میں اس مٹی کی خوشبو رچی بسی ہے جس میں ان کا بچپن اور لڑکپن گزرا تھا۔ حیرت فروش، پرزہ، ڈگڈگی، کڑوا تیل، خالد کا ختنہ، ملبے پر کھڑی عمارت، ایک اور قفس، تانا بانا، جنگل وغیرہ افسانے اس کی بہترین مثال ہیں۔ خاکہ نگاری کے میدان میں

* مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد۔ 500032

بھی انھوں نے اپنی بالکل الگ راہ نکالی اور اس میں افسانوی تجسس پیدا کیا۔ ان خاکوں کی خصوصیت یہ ہے کہ آخری پیراگراف سے پہلے تک اس شخصیت کا نام نہیں آتا جس پر وہ لکھا گیا ہے۔ انھوں نے زیادہ تر خاکے اردو کی معروف شخصیات پر لکھے ہیں اور اردو کے سنجیدہ قارئین کے لیے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں ہے کہ یہ خاکہ کس پر لکھا گیا ہے۔ شہریار، بیگ احساس اور قمر الہدیٰ فریدی پر لکھے گئے خاکے اس کا بیّن ثبوت ہیں۔

مثنوی ''کرب جاں'' حال ہی میں منظر عام پر آئی ہے۔ یہ مثنوی حمد، مناجات، مدحِ رسول، روداد قصہ گو کی زندگی اور مدعا کرب جاں بیان کرنے کا کے علاوہ کُل بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ ابواب ہیں آغاز کربِ جاں کے قصے کا، داستان اساسِ قصہ کی، داستان ان کے قیام کے اسباب کی، داستان ان کے دم سے سماں بدلنے کی، داستان بدلے ہوئے سماں کے ردِ عمل کی، داستان منتھن اور چنتن منن کی، داستان خیمے سے نکلی ہوئی روشنی کی، داستان تھکے ہوئے قدموں کی روانی کی، جس کے دم سے ہستی ہنوز باقی ہے داستان اس وجود کی، داستان ایک خوف کے اسباب کی، داستان اندیشہ ہائے دور دراز کی، داستان صف بے زبانی کے کردار گی۔ آخر میں مثنوی کی تکمیل کی تاریخ بھی دی گئی ہے۔ مثنوی کے اختتام کے بعد سات اہم مضامین بھی شامل کتاب کیے گئے ہیں جو اس کی فنی و فکری خوبیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ یہ مضامین دورِ حاضر کے اہم ناقدین پروفیسر شمیم حنفی، پروفیسر عتیق اللہ، پروفیسر انیس الرحمن، پروفیسر خالد محمود، پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی، ڈاکٹر صفدر امام قادری اور ڈاکٹر واحد نظیر کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔

یہ مثنوی غضنفر کی جدت طبع، کمال فن اور ادب و تاریخ پر ان کی گہری نظر کا پتہ دیتی ہے۔ مثنوی کی پوری روایت پر ان کی نگاہ ہے اور اس سے انھوں نے خوب استفادہ بھی کیا ہے۔ یہ مثنوی بحر متقارب مثمن محذوف میں لکھی گئی ہے جس کا وزن فعولن فعولن فعولن فعل ہے۔ میر حسن کی شہرہ آفاق مثنوی ''سحر البیان'' بھی اسی بحر میں ہے۔ اس مثنوی کا مشہور شعر ہے:

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں ۔۔۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

''کرب جاں'' میں کلاسیکی مثنوی کے تمام اجزا موجود ہیں۔ حمد، مناجات اور